batch no. → 63
Amina Irfan.

س: عصرِ حاضر میں اُمتِ مسلمہ کو کون کونسے مسائل کا سامنا ہے۔ قرآن کی روشنی میں اس کا حل بیان کریں۔

عصرِ حاضر میں اُمتِ مسلمہ کو درپیش مسائل اور حل

عصرِ حاضر میں اُمتِ مسلمہ کو متعدد مسائل کا سامنا ہے، جن میں سماجی، معاشی، سیاسی اور مذہبی چیلنجز شامل ہیں۔ یہ مسائل و مشکلات ذاتی زندگی سے متعلق بھی ہیں اور اجتماعی نظم سے بھی اور انفرادی زندگیوں میں بھی بے شمار کوتاہیاں دیکھنے میں آرہی ہیں اور معاشرتی سطح پر بھی کمزوریاں بڑھتی چلی جارہی ہیں۔ عوام کو اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے اور حکمرانوں کو بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہیئے۔ جب عوام، رعایا اور حکمران، فرد اور معاشرہ سب اپنی کمزوریوں اور ذمہ داریوں کا احساس و ادراک کرکے ان اسباب کے ازالے کی کوشش کریں گے تب ہی بہتری کے آثار نمودار ہونگے۔ اُمتِ مسلمہ کو اس وقت جن مسائل کا سامنا ہے اُن میں سے نمایاں مسائل درج ذیل ہے۔

۱۔ سیاسی عدمِ استحکام:-

عصرِ حاضر میں اُمتِ مسلمہ کو سیاسی عدمِ استحکام

کا سامنا ہے، جو کئی مسلم ممالک میں جاری داخلی تنازعات، حکومتوں کی غیر مستحکم پالیسیوں اور بیرونی مداخلت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ مشرق وسطیٰ، شمالی افریقہ اور جنوبی ایشیا کے کئی ممالک، جیسے شام، یمن، لیبیا اور عراق میں خانہ جنگیاں اور سیاسی انتشار معمول بن چکے ہیں جس کے نتیجے میں لاکھوں لوگ بے گھر ہو چکے ہیں اور بنیادی ڈھانچے تباہ ہو چکے ہیں۔ حکومتی عدم استحکام اور عوامی احتجاجات نے ان ممالک کی اقتصادی اور سماجی حالت کو مزید بگاڑ دیا ہے۔ اور سیاسی قیادت کی کمی اور عدل و انصاف کی عدم موجودگی نے ان مسائل کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اس عدم استحکام کا حل انصاف، شفافیت اور عوامی شمولیت پر مبنی نظام کا قیام ہے۔

سورۃ النساء آیت 59 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حاکموں کی بھی۔"

اس آیت کی روشنی میں، مسلمانوں کو اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرنی چاہیئے اور عدل و انصاف کو فروغ دینا چاہیئے۔

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قیادت میں انصاف سب سے اہم ہے۔"

اس حدیث کے مطابق ہمیں اپنے سیاسی نظام میں انصاف کو مرکزی حیثیت دینی چاہیئے۔

2. انتہا پسندی اور دہشتگردی :-

عصرِ حاضر میں اُمتِ مسلمہ کو انتہا پسندی اور دہشت گردی جیسے سنگین مسائل کا سامنا بھی ہے جو نہ صرف عالمی امن کے لیے خطرہ ہیں بلکہ اسلامی دنیا کی ترقی اور استحکام کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ داعش، القاعدہ، طالبان اور بوکو حرام جیسی شدت پسند تنظیمیں اسلام کی غلط تشریحات کو بنیاد بنا کر دہشت گردانہ کاروائیاں کرتی ہیں جس سے بے گناہ انسانوں کی جانیں ضائع ہوتی ہیں اور اسلامی معاشروں میں خوف و ہراس پھیلتا ہے۔ ان تنظیموں کی کاروائیاں نہ صرف مقامی سطح پر بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی امن و امان کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ اور مسلمانوں کو عالمی سطح پر بدنام کرتی ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اس کا حل اعتدال پسندی، تعلیم و تربیت اور علماء کی صحیح رہنمائی شامل ہے تاکہ انتہا پسندی اور دہشت گردی کے ناسور کو جڑ سے اکھاڑا جا سکے۔

سورۃ البقرہ آیت 143 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور اللہ کی راہ میں اعتدال اختیار کرو۔"

اس آیت کے مطابق تمام مسلمانوں کو اعتدال پسندی اپنانی چاہیے۔

ایک حدیث میں رسولؐ نے فرمایا:

"دین میں سختی نہ برتو۔"

یعنی اس حدیث کے مطابق ہمیں دینی تعلیمات کو صحیح معنوں میں سمجھنا اور انتہا پسندی سے بچنا چاہیے۔

3. تعلیمی پسماندگی :-

اُمتِ مسلمہ کو تعلیمی پسماندگی کا سامنا بھی ہے جو کئی مسلم ممالک میں ناقص تعلیمی نظام ، جدید تعلیم کی کمی اور تعلیمی معیار کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ بہت سے مسلم ممالک میں تعلیمی بجٹ کم ہے ، اساتذہ کی تربیت ناکافی ہے اور تعلیمی اداروں کی حالت خستہ ہے جس کے نتیجے میں نوجوان نسل عالمی معیار کے مطابق تعلیم حاصل نہیں کر پا رہی ۔ اسی سبب نوجوان نسل اعلیٰ معیار کی تعلیم کے لیے دوسرے ممالک جاکر حاصل کرتے ہیں ۔ اس تعلیمی پسماندگی کی وجہ سے مسلمان ممالک عالمی مقابلے میں پیچھے رہ گئے ہیں اور ان کی اقتصادی و سماجی ترقی متاثر ہو رہی ہے۔ اس مسئلے کا حل علم کی طلب کو فروغ دینا ، تعلیمی اداروں کی بہتری ، اور جدید و دینی علوم کو یکجا کرکے معیاری تعلیم فراہم کرنا ہے۔

سورۃ العلق آیت 1 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

" پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔"

یہ آیت تمام انسانوں کو بتاتا ہے کہ اسلام نے علم حاصل کرنے پر بہت زور دیا ہے۔

حدیث میں حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے :

" علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

یہ حدیث ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں جدید اور دینی تعلیم دونوں میں محنت کرنی چاہیے۔

غربت و بے روزگاری کا مسئلہ:-

اُمتِ مسلمہ کو بہت سے معاشی مسائل کا سامنا ہے جن میں غربت، بے روزگاری، اقتصادی عدم مساوات اور وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم شامل ہیں جو متعدد مسلم ممالک میں بڑھتے جارہے ہیں۔ کئی مسلم ممالک قدرتی وسائل کی فراوانی کے باوجود اپنی آبادی کو بنیادی ضروریات فراہم کرنے میں ناکام ہیں۔ جس کے نتیجے میں لاکھوں مسلمان خطِ غربت سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ اس غربت کی وجہ سے صحت، تعلیم اور معیارِ زندگی جیسے بنیادی انسانی حقوق متاثر ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ، بدعنوانی، ناقص حکومتی پالیسیوں اور عالمی معاشی نظام میں غیر منصفانہ شرکت کی وجہ سے بھی مسلم ممالک کی اقتصادی حالت کمزور ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اس مسئلے کا حل زکوٰۃ، صدقہ، اور معاشرتی فلاح و بہبود کے اصولوں پر مبنی اسلامی اقتصادی نظام کا نفاذ شامل ہیں۔

سورۃ البقرہ آیت 254 میں ارشاد ہے:

"اور جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو، اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے۔"

رسول اللہ ﷺ نے بھی معاشرتی ہم آہنگی اور ضرورت مندوں کی مدد پر زور دیا ہے۔ جیسا کہ **حدیث** میں آپ ﷺ نے فرمایا:

"غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرو"۔
ان اُصولوں پر عمل پیرا ہوکر ہی اُمت مسلمہ معاشی ترقی اور استحکام حاصل کر سکتی ہے۔

5۔ فرقہ واریت:-

اس وقت فرقہ واریت بہت بڑا مسئلہ ہے جو مختلف فرقہ وارانہ اختلافات کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور غیر مسلم اس کا بھرپور فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ سنی، شیعہ، وہابی اور دیگر فرقوں کے درمیان اختلافات نے شدید کشیدگی اور تشدد کی صورت اختیار کر لی ہے جس سے مسلم معاشروں میں انتشار اور باہمی دشمنی بڑھ رہی ہے۔ یہ فرقہ واریت نہ صرف مسلمانوں کی وحدت اور یکجہتی کو نقصان پہنچا رہی ہے بلکہ بیرونی طاقتوں کو مداخلت کا موقع بھی فراہم کرتی ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں فرقہ واریت کا حل اتحاد و اتفاق، بھائی چارے اور رواداری پر مبنی اسلامی تعلیمات شامل ہے۔
سورۃ آل عمران آیت 103 میں ارشاد ہے:
"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو"۔
حدیث میں حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ:
"مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں، جب ایک حصہ درد میں ہوتا ہے تو پورا جسم درد محسوس کرتا ہے"۔
ان تعلیمات پر عمل پیرا ہوکر ہی اُمت مسلمہ فرقہ واریت کے ناسور کو ختم کر سکتی ہے اور ایک مضبوط و متحد معاشرہ قائم کر سکتی ہے۔

6. انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں :-

انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کئی مسلم ممالک میں عام ہیں۔ ان خلاف ورزیوں میں آزادی اظہار پر پابندیاں، خواتین کے حقوق کی پامالی یا حق تلفی، مذہبی اور نسلی اقلیتوں کے ساتھ امتیازی سلوک اور بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی میں ناکامی شامل ہیں۔ حکومتی جبر، غیر منصفانہ قوانین اور انصاف کے نظام کی خامیوں کی وجہ سے عام شہریوں کے حقوق محفوظ نہیں ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا حل عدل و انصاف، انسانی کرامت کی حفاظت اور سب کے ساتھ مساوی سلوک پر مبنی اسلامی تعلیمات کا نفاذ شامل ہیں۔

سورۃ الاسراء آیت 70 میں ارشادِ ربانی ہے:

"بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی ہے۔"

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو دوسروں کے لیے بہتر ہو۔"

ان تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ہی اُمت مسلمہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو ختم کر کے ایک عادلانہ اور منصفانہ معاشرہ قائم کر سکتی ہے۔

7. بین الاقوامی تعلقات :-

یہ بین الاقوامی تعلقات کے مسائل تعصب، اسلاموفوبیا اور عالمی سطح پر منفی پروپیگنڈے کی وجہ

سے پیدا ہوتے ہیں۔ مغربی ممالک میں مسلمانوں کے خلاف
بڑھتا ہوا تعصب اور نفرت انگیز رویے نہ صرف مسلمانوں
کی زندگیوں کو مشکل بنا رہے ہیں بلکہ بین الاقوامی
سطح پر مسلمانوں کی تصویر کو بھی مسخ کر رہے ہیں۔
عالمی سیاست میں مسلم ممالک کو دباؤ اور عدم تعاون
کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے ان کی اقتصادی
و سماجی ترقی متاثر ہوتی ہے۔ قرآن و سنت کی
روشنی میں بین الاقوامی تعلقات کے مسائل کا حل
اسلامی اخلاقیات، عدل و انصاف اور عالمی بھائی چارے
کے اصولوں پر مبنی سفارتی حکمت عملی شامل ہیں۔

سورۃ الحجرات آیت 13 میں اللہ فرماتے ہیں:

" اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے
پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا
تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو "

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

" تم لوگوں کے ساتھ نرمی اختیار کرو، سختی نہ کرو "

اس حدیث کے مطابق ہمیں غیر مسلموں کے ساتھ حسن
سلوک اور بہتر تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرنی
چاہئے۔ تاکہ امت مسلمہ اپنے تعلقات عالمی سطح پر بہتر
بنا سکیں۔

8۔ سائنس اور ٹیکنالوجی میں پیچھے رہنا:-

امت مسلمہ کو سائنس اور ٹیکنالوجی میں پیچھے

رہنے کا مسئلہ بھی درپیش ہے جس کی وجہ سے مسلم ممالک عالمی ترقی کی دوڑ میں پسماندہ رہ گئے ہیں۔ تحقیق و ترقی میں کم سرمایہ داری، تعلیمی اداروں میں جدید علوم کی کمی اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں ناکافی مواقع نے مسلمانوں کو سائنسی اور تکنیکی میدان میں پیچھے دھکیل دیا ہے۔ یہ پسماندگی نہ صرف اقتصادی ترقی میں رکاوٹ ہے بلکہ عالمی سطح پر مسلمانوں کی پوزیشن اور خود مختاری کو بھی متاثر کرتی ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اس مسئلے کا حل علم کی طلب کو فروغ دینے، تعلیمی نظام میں اصلاحات اور سائنسی تحقیق کی حوصلہ افزائی شامل ہیں۔

سورۃ الجاثیہ آیت 13 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور اللہ نے تمہارے لیے زمین میں جو کچھ ہے، اسے تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے۔"

اس آیت سے ہمیں یہ پتہ / معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں تحقیق اور جدید علوم میں بھی پیش رفت کرنی چاہیے۔ تاکہ عالمی سطح پر اپنا مقام بحال کرسکے۔

حدیث میں میں رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

"علم حاصل کرو چاہے چین جانا پڑے۔"

دوسری جگہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

۹۔ قدرتی وسائل کا غیر مؤثر استعمال :-

اُمت مسلمہ کو درپیش مسائل میں سے قدرتی وسائل کا غیر مؤثر استعمال بھی اہم مسئلہ ہے جس کی وجہ سے کئی مسلم ممالک وسیع قدرتی دولت کے باوجود اقتصادی اور سماجی ترقی میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ تیل، گیس، معدنیات اور زرعی وسائل کی فراوانی کے باوجود ان کا غیر منصفانہ اور ناقص استعمال، بدعنوانی اور منصوبہ بندی کی کمی کی وجہ سے عوامی فلاح و بہبود کے لیے صحیح طور پر استعمال نہیں ہو پا رہا۔ اس کے نتیجے میں غربت، بے روزگاری اور اقتصادی عدم استحکام جیسے مسائل بڑھتے جا رہے ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اس مسئلے کا حل وسائل کے مؤثر اور منصفانہ استعمال، شفافیت اور امانت داری کے اصولوں پر عمل کرنا شامل ہیں۔

سورۃ الاعراف آیت 31 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور کھاؤ اور پیو لیکن اسراف نہ کرو، بے شک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔

اس آیت کے مطابق ہمیں وسائل کا صحیح استعمال کرنا چاہیئے۔ تاکہ عوام کی فلاح و بہبود کو یقینی بنایا جا سکے۔

۱۰۔ ماحولیاتی مسائل :-

ماحولیاتی مسائل ایک اہم مسئلہ ہے جو بڑھتی

بڑھتی آبادی، غیر منظم ترقیاتی پالیسیوں اور قدرتی وسائل کے غیر محتاط استعمال کی وجہ سے شدت اختیار کر رہے ہیں۔ ماحولیاتی آلودگی، پانی کی قلت، جنگلات کی کٹائی اور موسمیاتی تبدیلی جیسے مسائل نہ صرف مسلم ممالک کی معیشت اور صحت عامہ کو متاثر کر رہے ہیں بلکہ عالمی ماحولیات پر بھی منفی اثرات ڈال رہے ہیں۔ کئی مسلم ممالک میں صنعتی ترقی اور شہری آبادی کے پھیلاؤ نے ماحولیاتی نظام کو بگاڑ دیا ہے، جس کی وجہ سے قدرتی آفات اور موسمی تغیرات کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں، ماحولیاتی مسائل کا حل قدرتی وسائل کی حفاظت، اعتدال اور توازن کے اصولوں پر مبنی ترقیاتی پالیسیوں کا نفاذ شامل ہیں۔

سورۃ البقرہ آیت 11 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔"

اس آیت کے مطابق ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ماحول اور زمین کی تحفظ کا خیال رکھے۔

حدیث میں میں رسول ﷺ فرماتے ہیں:

"زمین میں درخت لگاؤ اور اُسے آباد کرو۔"

یہ حدیث ہمیں سکھاتی ہے کہ ہمیں ماحولیاتی مسائل کے حل کے لیے شجر کاری اور قدرتی وسائل کے تحفظ پر زور دینا چاہئیے۔

11. مسلمان ریاستوں کو داخلی طور پر منتشر کرنا:-

تمام مسلمانوں کو داخلی انتشار کا سامنا بھی ہے جیسے بیرونی طاقتیں مختلف حربوں سے مزید ہوا دے رہی ہیں۔ مسلم ممالک کے اندر فرقہ واریت، نسلی اور لسانی تنازعات اور سیاسی تقسیم کے ذریعے داخلی استحکام کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ یہ بیرونی مداخلتیں نہ صرف مسلم ریاستوں کی خود مختاری کو چیلنج کرتی ہیں بلکہ ان کی اقتصادی اور سماجی ترقی کو بھی روک دیتی ہیں۔ داخلی انتشار کی وجہ سے مسلم ممالک اندرونی تنازعات میں الجھ کر رہ جاتے ہیں اور ایک مضبوط اور متحد موقف اختیار کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں، اس مسئلے کا حل اتحادِ اُمت، عدل و انصاف اور باہمی احترام کے اصولوں پر مبنی نظام کا قیام ہے۔

سورۃ آل عمران آیت 103 میں اللہ فرماتا ہے:

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو۔"

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مومن مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصّہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔"

ان اُصولوں پر عمل کر کے ہی اُمت مسلمہ داخلی انتشار پر قابو پا سکتی ہے اور بیرونی مداخلتوں کا مؤثر مقابلہ کر سکتی ہے۔

۱۔ اسرائیل کی صورت میں یہودی ریاست کی تشکیل:

امتِ مسلمہ کو اسرائیل کی صورت میں یہودی ریاست کے مسئلے کا سامنا بھی ہے، جس نے مشرق وسطیٰ میں سیاسی اور انسانی بحران کو جنم دیا ہے۔ 1948ء میں اسرائیل کے قیام کے بعد سے فلسطینی عوام اپنے وطن سے محروم ہو گئے ہیں اور اسرائیل مسلسل فلسطین کی نسل کُشی کر رہا ہے جس کی وجہ سے فلسطینی عوام مسلسل ظلم وستم، جبر اور انسانی حقوق کی پامالی کا شکار ہیں۔ بیت المقدس، جو مسلمانوں کا تیسرا مقدس ترین مقام ہے، بھی تنازعے کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اسرائیل کی توسیع پسندانہ پالیسیاں، فلسطینی علاقوں پر قبضہ اور یہودی بستیوں کی تعمیر سے خطے میں کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے۔ بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی اور مسلم دنیا کی کمزور سیاسی اور عسکری پوزیشن نے اس مسئلے کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی، اس مسئلے کا حل عدل وانصاف کا قیام، اتحادِ امتِ مسلمہ، بین الاقوامی برادری کے ذریعے منصفانہ حل کی تلاش شامل ہیں۔

سورۃ البقرہ آیت 153 میں ارشاد ہے:

"اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

اور حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے:

"مومن مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔"

ایک حدیث میں حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ:

"تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایت کے بارے میں سوال ہوگا۔"

ان اصولوں پر عمل کر کے مسلمان اپنی دینی شناخت اور اسلامی قوانین کی حفاظت کر سکتی ہے۔

خلاصۂ بحث :-

درج بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم اسلام کو اس وقت جتنے اندرونی و بیرونی چیلنجز کا سامنا ہے اُن کا مقابلہ کوئی ایک فرد، جماعت یا ملک نہیں کر سکتا - بلکہ مسلمان حکمران، اہل علم، ذرائع ابلاغ کے نمائندے، سائنس دان، سوشل اور سیاسی مفکرین اور مغرب میں بسنے والے مسلمان سکالرز مل کر ایسا لائحہ عمل مرتب کریں جس سے اُمت اجتماعی زوال سے نکل کر عروج آشنا ہو سکے۔